ہدایت کی تلاش میں سرگرداں ہر انسان ہدایت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے

از: مولانا عبدالرحمٰن ۔ ہدایت کی تلاش میں سرگرداں ہر انسان کو اپنی منزل کا پتا نہیں ہوتا

ہدایت کی تلاش میں سرگرداں ہر انسان کو اپنی منزل کا پتا نہیں ہوتا۔ وہ اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے، اپنے تجربات کی روشنی میں راستہ ڈھونڈتا ہے، اور کبھی کبھی تو اپنی ہی پرچھائیوں کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے۔ مگر حقیقی ہدایت وہ نہیں جو انسان خود تلاش کرے، بلکہ وہ ہدایت ہے جو اللہ اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے بار بار اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے۔

انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ کسی برتر ہستی کی طرف رجوع کرے، کسی ایسے سہارے کی تلاش میں رہے جو اس کی کمزوریوں کو دور کر سکے۔ یہ احساس کبھی دل کی گہرائیوں سے ابھرتا ہے، کبھی مصیبت کے لمحے میں زبان پر آتا ہے، اور کبھی خاموش آنسوؤں کی صورت میں بہہ نکلتا ہے۔ یہ سب اس بات کی علامت ہیں کہ انسان اپنے خالق کی طرف لوٹنا چاہتا ہے، مگر اکثر وہ راستہ نہیں جانتا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں وحی کی روشنی درکار ہوتی ہے۔

قرآن مجید نے ہدایت کے مختلف پہلوؤں کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ کہیں اسے نور کہا گیا ہے، کہیں رحمت، کہیں شفا اور کہیں فرقان۔ ان تمام الفاظ کا مقصد یہی ہے کہ انسان کو یہ سمجھایا جائے کہ ہدایت کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ زندگی کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ جس طرح جسم کو غذا اور پانی کے بغیر زندہ نہیں رہا جا سکتا، اسی طرح روح کو بھی ہدایت کے بغیر سکون نہیں ملتا۔ دنیا کی ساری دولت، شہرت اور طاقت بھی اگر ہدایت سے خالی ہو تو انسان اندر سے خالی ہی رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہدایت کو اپنی ذمہ داری قرار دیا ہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کو مجبور کر دیا گیا ہے۔ اللہ نے انسان کو عقل، ارادہ اور اختیار عطا کیا ہے، اور اسی اختیار کے ساتھ وہ ہدایت کو قبول یا رد کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگ ہدایت کے چشمے کے قریب پہنچ کر بھی پیاسے رہ جاتے ہیں، جبکہ کچھ دور سے آنے والے اس سے سیراب ہو جاتے ہیں۔ یہ فرق ہدایت کی کمی کا نہیں بلکہ دل کی آمادگی کا ہے۔

ہدایت کا سب سے بڑا ذریعہ انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود رہا ہے۔ ہر نبی اپنے وقت کے لوگوں کے لیے اللہ کی طرف سے روشنی بن کر آیا۔ انہوں نے لوگوں کو صرف عقیدے ہی نہیں بلکہ زندگی گزارنے کا مکمل طریقہ بھی سکھایا۔ ان کی زندگیاں ہمارے لیے نمونہ ہیں، اور ان کی تعلیمات ہر دور کے انسان کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ اگر ہدایت کا یہ سلسلہ جاری نہ رہتا تو انسان بار بار گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتا رہتا۔

آج کے دور میں بھی ہدایت کی ضرورت اتنی ہی ہے جتنی پہلے تھی۔ بلکہ شاید آج انسان کو اس کی زیادہ ضرورت ہے، کیونکہ اس کے پاس علم تو بہت ہے مگر سمت نہیں۔ وہ ایجادات تو کر رہا ہے مگر سکون کھو رہا ہے۔ وہ دنیا کو جان رہا ہے مگر اپنے آپ کو پہچاننے سے قاصر ہے۔ ایسے میں قرآن کی روشنی ہی وہ چراغ ہے جو اسے صحیح راستہ دکھا سکتا ہے۔ اس لیے ہدایت کی تلاش کو اپنی زندگی کا سب سے اہم مقصد بنانا ہی عقل مندی ہے۔

ہدایت کی تلاش میں سرگرداں ہر انسان ہدایت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے

از: مولانا عبدالرحمٰن ۔ ہدایت کی تلاش میں سرگرداں ہر انسان کو اپنی منزل کا پتا نہیں ہوتا

ہدایت کی تلاش میں سرگرداں ہر انسان کو اپنی منزل کا پتا نہیں ہوتا۔ وہ اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے، اپنے تجربات کی روشنی میں راستہ ڈھونڈتا ہے، اور کبھی کبھی تو اپنی ہی پرچھائیوں کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے۔ مگر حقیقی ہدایت وہ نہیں جو انسان خود تلاش کرے، بلکہ وہ ہدایت ہے جو اللہ اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے بار بار اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے۔

انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ کسی برتر ہستی کی طرف رجوع کرے، کسی ایسے سہارے کی تلاش میں رہے جو اس کی کمزوریوں کو دور کر سکے۔ یہ احساس کبھی دل کی گہرائیوں سے ابھرتا ہے، کبھی مصیبت کے لمحے میں زبان پر آتا ہے، اور کبھی خاموش آنسوؤں کی صورت میں بہہ نکلتا ہے۔ یہ سب اس بات کی علامت ہیں کہ انسان اپنے خالق کی طرف لوٹنا چاہتا ہے، مگر اکثر وہ راستہ نہیں جانتا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں وحی کی روشنی درکار ہوتی ہے۔

قرآن مجید نے ہدایت کے مختلف پہلوؤں کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ کہیں اسے نور کہا گیا ہے، کہیں رحمت، کہیں شفا اور کہیں فرقان۔ ان تمام الفاظ کا مقصد یہی ہے کہ انسان کو یہ سمجھایا جائے کہ ہدایت کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ زندگی کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ جس طرح جسم کو غذا اور پانی کے بغیر زندہ نہیں رہا جا سکتا، اسی طرح روح کو بھی ہدایت کے بغیر سکون نہیں ملتا۔ دنیا کی ساری دولت، شہرت اور طاقت بھی اگر ہدایت سے خالی ہو تو انسان اندر سے خالی ہی رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہدایت کو اپنی ذمہ داری قرار دیا ہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کو مجبور کر دیا گیا ہے۔ اللہ نے انسان کو عقل، ارادہ اور اختیار عطا کیا ہے، اور اسی اختیار کے ساتھ وہ ہدایت کو قبول یا رد کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگ ہدایت کے چشمے کے قریب پہنچ کر بھی پیاسے رہ جاتے ہیں، جبکہ کچھ دور سے آنے والے اس سے سیراب ہو جاتے ہیں۔ یہ فرق ہدایت کی کمی کا نہیں بلکہ دل کی آمادگی کا ہے۔

ہدایت کا سب سے بڑا ذریعہ انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود رہا ہے۔ ہر نبی اپنے وقت کے لوگوں کے لیے اللہ کی طرف سے روشنی بن کر آیا۔ انہوں نے لوگوں کو صرف عقیدے ہی نہیں بلکہ زندگی گزارنے کا مکمل طریقہ بھی سکھایا۔ ان کی زندگیاں ہمارے لیے نمونہ ہیں، اور ان کی تعلیمات ہر دور کے انسان کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ اگر ہدایت کا یہ سلسلہ جاری نہ رہتا تو انسان بار بار گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتا رہتا۔

آج کے دور میں بھی ہدایت کی ضرورت اتنی ہی ہے جتنی پہلے تھی۔ بلکہ شاید آج انسان کو اس کی زیادہ ضرورت ہے، کیونکہ اس کے پاس علم تو بہت ہے مگر سمت نہیں۔ وہ ایجادات تو کر رہا ہے مگر سکون کھو رہا ہے۔ وہ دنیا کو جان رہا ہے مگر اپنے آپ کو پہچاننے سے قاصر ہے۔ ایسے میں قرآن کی روشنی ہی وہ چراغ ہے جو اسے صحیح راستہ دکھا سکتا ہے۔ اس لیے ہدایت کی تلاش کو اپنی زندگی کا سب سے اہم مقصد بنانا ہی عقل مندی ہے۔

ماہنامہ پیغام ۔ شمارہ ۴ ۔ جلد ۲۹ ۔ مئی ۲۰۲۳ء ۔ ۸ صفحات ۔ ISSN 3532127 ۔ قیمت ۵۰۰ روپے